السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ کر کیا سینے پر رکھنا چاہیے یا دل پر اور ہاتھوں کو زیر ناف رکھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیا اس مسئلہ میں مرد و عورت میں کوئی فرق ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھنا سنت ہے۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے:

«كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى ذِرَاعِهِ الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ» صحیح البخاری، الاذان، باب وضع الیمنی علی الیسری، ح: ۷۴۰۔

''لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ وہ نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھا کریں۔''

لیکن سوال یہ ہے کہ ہاتھ کہاں رکھے جائیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس مسئلہ میں سب سے صحیح قول یہ ہے کہ ہاتھوں کو سینے پر رکھا جائے۔ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے:

«أن النبي كان يَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى صَدْرِهِ» صحیح ابن خزیمة، الصلاة، باب وضع الیمین علی الشمال... ح: ۴۷۹ والبیهقی: ۲/۳۰۔

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھ کر (انہیں) اپنے سینے پر رکھا۔''

اس حدیث میں گو قدرے ضعف ہے لیکن اس مسئلہ سے متعلق دیگر احادیث کی نسبت زیادہ صحیح ہے۔

ہاتھوں کو سینے کے بائیں جانب دل پر رکھنا بدعت اور بے اصل ہے۔ ہاتھ زیر ناف رکھنے کے بارے میں ایک اثر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے لیکن وہ ضعیف ہے، حدیث حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اس کی نسبت بہت زیادہ قوی ہے۔

اس مسئلہ میں مرد و عورت میں کوئی فرق نہیں کیونکہ اصل یہ ہے کہ احکام میں مردوں اور عورتوں میں اتفاق ہے الا یہ کہ دونوں میں تفریق یا فرق کی کوئی دلیل موجود ہو اور مجھے کسی ایسی صحیح دلیل کا علم نہیں ہے، جس سے معلوم ہوتا ہو کہ اس سنت میں مردوں اور عورتوں میں کوئی فرق ہے۔

وباللہ التوفیق

فتاویٰ ارکان اسلام

حج کے مسائل

محدث فتویٰ